حقیقت الرؤیاء

علامہ اصغر علی روحی

حقیقتِ رویا سے انکار ناممکن ہے:

رؤیا یعنی خواب کی حقیقت بھی منجملہ عجائبات روح ہے اور بجز علماء ربانی کے اس حقیقت سے اور کوئی شخص واقف نہیں ہوسکتا جن لوگوں نے اصول فلسفہ پر اس کی تشریح کی ہے انہوں نے اس کے سمجھنے میں غلطیاں کیں ہیں اور مادی فلسفی تو سرے سے روحانی حقائق کا ہی انکار کردیا کرتے ہیں۔اور اس مسئلہ کے اشکال کی وجہ یہ ہے کہ حقیقت رؤیا کو منجملہ علوم نبوت کے شمار کیا گیا ہے اور جب تک کوئی شخص حقیقت وحی سے آگاہ نہ ہو ممکن نہیں کہ رؤیا کی حقیقت کو بخوبی سمجھ سکے۔یہی وجہ ہے کہ ایک حدیث میں حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ رؤیائے صالحہ چھیالیس اجزاءنبوت میں سے ایک جزو ہے۔بقول بعض علماء چھیالیس کی قید محض اتفاقی ہے مقصود صرف یہ ہے کہ حقیقت رویاء منجملہ علم نبوت کے شمار کی گئی ہے جن کی بنا روحی آسمانی پر ہوتی ہے بعض اہل فلسفہ جنہیں علوم نبوت سے کچھ تعلق نہیں اور اپنے وساوس کے پابند رہتے ہیں حقیقت رویاء کا انکار کرتے ہیں اور نقلیات کو پایہ اعتبار سے ساقط کردیتے ہیں۔مگر حق یہ ہے کہ جس حقیقت کی تصدیق میں جمیع کتب سماویہ اور انبیاء علیہم السلام اور حضرات اکابردین بالاتفاق ناطق ہیں اس سے انکار کردینا محض حماقت اور عین سفاہت کی دلیل ہے اور ہرایک زبان کا اپنا ذاتی تجربہ اس متفق علیہ مسئلہ کی ساقت میں حجت قاطعہ ہے منکر کا انکار نا قابل اعتبار ہے۔ الناس اعدا ما جھلوا۔یعنی لوگ جس چیز کی حقیقت سے ناآشنا ہوتے ہیں اس کی مخالفت کیا کرتے ہیں۔

رؤیا کے اقسام:

اخبار واحادیث سے واضح ہوتا ہے کہ رؤیا کے تین اقسام ہیں۔(الف) وہ رؤیا جو اللہ کی طرف سے ہوتا ہے (ب) وہ رؤیا جو شیطان کی طرف سے ہوتا ہے (ج) وہ رؤیا جس کو حدیث النفس بولتے ہیں۔مگر ایک حدیث میں رؤیاء کی تفہیم یوں کی گئی ہے (الف) وہ رویاء جو اللہ تعالی کی طرف سے ہو (ب) وہ رویاء جو ملک روحانی کی طرف سے ہو (ج) وہ رؤیا جو شیطان کی طرف سے ہو۔

اقسام مذکورہ بالا میں وجہ امتیاز

(الف) وہ رویاء جو اللہ تعالی کی طرفِ سے ہوتا ہے وہ کسی واقع کی عین اپنی اصلی حالت میں بحالت نوم ظاہر ہونیکو بولتے ہیں اور واقعہ مذکورہ اس قدر جلی اور واضح ہوتا ہے۔کہ اس کو اس حالت سے جو بیداری میں بوقت وقوع ہوتی ہے کچھ امتیاز نہیں ہوتا اور اس میں تاویل کی ضرورت نہیں ہوتی۔یہ مقام اعلی درجہ کے مقربین بارگاہ کے سوا دوسروں کو حاصل نہیں ہوسکتا۔اگر ایسا رؤیاء انبیاء علیہم السلام کو نظر آئے تو اس کو حکم وحی میں شمار کیا جاتا ہے

جس میں ظن کو دخل نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ قطعی اور یقینی ہوتا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کا رؤیا دربارہ ذبح ولد جس کا ذکر قرآن مجید میں وارد ہے۔ایسا رویاء اولیاء اللہ کو بھی ہوسکتا ہے چنانچہ کئی ایک روایات صحیحہ سے ثابت ہے۔مگر غیر نبی کا رویاء حجت نہیں۔

(ب) وہ رویاء جو ملک روحانی کی طرف سے ہوتا ہے وہ عموماً کسی تمثیلی صورت میں ہوتا ہے جس میں تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ہر وہ رویاء خیر محض ہوتے ہیں۔اوران سے روح کوایک گونہ انبساط اور سرور ہوتا ہے۔

(ج) وہ رویاء جو شیطان کی طرف سے ہوتا ہے روح کے لئے موجب وحشت وخوف ہوا کرتا ہے اور کسی امر ناگوار کی خبر دیتا ہے خواہ دینی فساد کے متعلق ہو یا دنیوی امور کے متعلق۔

(د) حدیث نفس کی صورت یہ ہے کہ انسان کو بیداری کی حالت میں جن امور کا زیادہ خیال رہتا ہے۔یا جن کے ساتھ اس کے نفس کو زیادہ تعلق ہوتا ہے ان کی مثالی صورتیں یا وہی خیالات کسی عملی صورت میں متمثل ہوکر نظر آتے ہیں۔یہ صورت حقیقت میں رویاء نہیں بلکہ قوی ومافیہ کے عمل کا نتیجہ ہے کیونکہ بیداری کی حالت کے خیالات قوت حافظہ میں جمع ہوتے ہیں اگر قوت واہمہ ان خیالات جزئیہ میں اپنا عمل کرے تو عجیب عجیب صورتیں آتی ہیں۔

رویاء صحیحہ کے مختلف اقسام

رویاء صحیحہ کی ایک صورت یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالی قلب عبد میں القا کرتا ہے جو بصورت کلام ہوتا ہے جس سے وہ بحالت خواب اللہ تعالی سے ہم کلام ہوتا ہے جیسا کہ عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔اور ایک صورت یہ ہے کہ ملک روحانی کو اللہ تعالی اس امر پر مقرر کردیتا ہے کہ وہ کسی واقعہ کو تمثیلی صورت میں دکھلا دیتا ہے جس کی تعبیر کوئی متقی اہل العلم سلیم الفطرت کرسکتا ہے۔اورایک صورت یہ ہے کہ سونے والے کی روح سے مردوں کی روحیں ملاقات کرکے بعض امور کی خبر دیتی ہیں۔

اورایک صورت یہ ہے کہ سونے والے کی روح کو بارگاہ رب العزت میں لیجاتے ہیں۔اور وہاں اس کے ساتھ خطاب کیا جاتا ہے۔

اورایک صورت یہ ہے کہ سونے والے کی روح جنت میں داخل ہوکر وہاں کا مشاہدہ کرتی ہے ان مختلف صورتوں کی توجیہ میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔

ایک گروہ اہل علم کا خیال ہے کہ تمام علوم ومعارف نفس میں فطرتاً مضمر ہیں جو تعلق جسمانی کی وجہ سے محجوب رہتے ہیں۔چونکہ خواب کی حالت میں روح کو ایک گونہ تجرد حاصل ہوتا ہے اس لئے وہ بوجہ مناسبت طبعی ارواح مجردہ سے ملاقات کرتی ہے اوراس حال میں اس کے علوم ومعارف کا جو اس میں مخفی تھے انکشاف کامل ہوتا ہے۔اس توجیہ میں صرف یہ امر قابل غور ہے کہ گو تجرد روح انکشاف علوم کا موجب ہوتا ہے۔مگر جمیع علوم معارف کا

انکشاف ناممکن ہے۔ کیونکہ وہ علوم و معارف جو بعثت نبوت کے ساتھ مخصوص ہیں بجز تعلیم نبی اللہ کے حاصل نہیں ہوسکتے مثلاً گذشتہ امتوں کے حالات یا قرب قیامت کے علامات اور شرائع و دیانات وغیرہ ایسے امور ہیں جن کو کوئی شخص بجز تعلیم نبوت کے کسی دوسری صورت میں ہرگز حاصل نہیں کرسکتا۔

اور ایک دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ رویاء صحیحہ کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک روحانی کو حکم دیتا ہے سو وہ سونے والے کی استعداد فطرت کے مطابق کبھی تو کسی امر کو تمثیلی صورت میں دکھا دیتا ہے اور کبھی عین اصلی صورت میں جو وقوع میں آنے والے واقعہ کے ساتھ بالکلیت مطابق ہوتی ہے۔ یہی مذہب اقرب الی الصواب ہے۔ مگر اس میں اس قدر اور اضافہ کرنا چاہئے کہ رویاء کی صرف یہی دو صورتیں (تمثیلی اور اصلی) نہیں۔ بلکہ اور صورتیں بھی ہیں۔ جیسے ارواح کی ملاقات وغیرہ جن کا اوپر ذکر ہوا۔

رویاء صحیحہ اور کاذبہ کی وجہ احادیث سے

طبرانی نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین مجھے آپ سے چند امور کی بابت کچھ پوچھنا ہے آپ نے فرمایا کہ جو تو چاہتا ہے پوچھ۔ کہا کہ کیا وجہ ہے کہ انسان کبھی کسی امر کو بھول جاتا ہے اور پھر اس کو یاد کر لیتا ہے۔ اور رویاء کیسے صادق ہوتا ہے اور کیسے کاذب؟

آپ نے فرمایا کہ قلب پر ایک قسم کا پردہ چھا جاتا ہے۔ جس کی مثال بعینہ ایسی ہے جیسے ہلکا سا بادل چاند کے سامنے آجاتا ہے سو اس حالت میں کسی چیز کا نسیان ہوجاتا ہے۔ اور جب وہ پردہ اٹھ جاتا ہے تو وہ چیز فی الفور یاد میں آجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے اللہ یتوفی الانس حین موتھا متی لم تمت فی منامھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ روحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کر لیتا ہے اور جو نہیں مرتیں انہیں نیند کی حالت میں قبض کرتا ہے اس آئت کے متعلق ایک قول نبوی میں وارد ہوا ہے کہ خواب کی حالت میں روحوں کو آسمان کی طرف عروج حاصل ہوتا ہے۔ سو جو روحیں عالم ملکوت تک پہنچ جاتی ہیں انکا رویاء صحیح ہوتا ہے اور جنہیں وہاں تک رسائی نہیں ہوتی انکا رویاء کاذب ہوجاتا ہے۔ اسی طرح ابن طیح سے بروایت ابودرواء رضی اللہ۔ مروی ہے کہ جب انسان سو جاتا ہے تو اس کی روح کو عرش کی طرف لے جاتے ہیں۔ اگر وہ پاک بدن رکھتا ہو تو اس کو سجدہ کا حکم ہوتا ہے اور اگر جنب کی حالت میں ہو تو سجدہ کا حکم اسے نہیں دیا جاتا۔ میں کہتا ہوں کہ اسی حکمت پر مبنی ہے سوتے وقت باوضو سونا۔

ارواح کا باہم ملنا

یہ مسئلہ اسلامی کتابوں میں بڑی متانت کے ساتھ پایہ ثبوت تک پہنچ چکا ہے حتیٰ کہ کسی کو انکار کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ اگر کسی نیچری طبیعت کو اس کا انکار کرتے سنو تو سمجھ لو کہ وہ شخص علوم روحانیہ اور عجائب کیفیات روح سے جن کی حقیقت و اصلیت پر تمام اکابر مشائخ اسلام بالاتفاق شہادت دیتے ہیں بالکل بے بہرہ ہے درحقیقت جس

وقت محنت می بری زاللہ بو ‌ ‌ ‌ چونکہ محنت رفت گوئی راہ کو

طرح روح کی ماہیت کے سمجھنے سے عوام الناس قاصر ہیں۔اسی طرح اس کے عجائبات حالات کی بھی انہیں کچھ خبر نہیں۔چونکہ یہ مقام بجز کامل تصفیہ قلب کے حاصل ہونا ناممکن ہے اس لیے ایسے لوگوں کو جو اس مقام تک رسائی نہ رکھتے ہوں خاموش رہنا قرین مصلحت ہے اور اسی میں ان کی بھلائی ہے۔

واضح ہو کہ جس طرح زندہ آدمیوں کی روحیں مردوں کی روحوں سے بحالت خواب باہم ملتی ہیں اسی طرح زندہ آدمیوں کی روحیں دوسرے زندہ آدمیوں کی روحوں سے خواب میں ملاقات کرتی ہیں۔مگر اس کی توجیہ بیان کرنے میں علماء کا اختلاف ہے۔بعض کا خیال ہے کہ ایک زندہ شخص کی روح کو سونے والے شخص کی روح کے سامنے بحالت خواب ملک روحانی متمثل کر دیتا ہے اور سونے والا بعینہ اسی طرح متاثر ہوتا ہے اور بعض کا خیال ہے کہ جب دو شخصوں کی روحوں میں مناسبت ہوتی ہے اور ان میں علاقہ محبت قوی ہو جاتا ہے۔تو ایک کی روح دوسرے شخص کے حالات سے آگاہ ہو جاتی ہے اور اس آگاہ ہو جانیکی حلت یوں بیان کرتے ہیں کہ روحیں ہوا میں باہم ملاقات کرتی ہیں اور ملک روحانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان امور پر آگاہ ہو کر جو کسی ایک پر عائد ہونیوالے ہوتے ہیں دوسرے کو آگاہ کر دیتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم غیب کا ایک شمہ لوح محفوظ سے جس میں آنے والے حوادث خیر و شر کا وقوع مرقوم ہوتا ہے سونیوالی روح کے سامنے پیش کر دیتا ہے اور یہ کبھی تو عین واقع کی صورت میں دکھایا جاتا ہے اور کبھی اس واقع کی تمثیلی صورت میں۔چنانچہ بڑے بڑے مشائخ کرام کے مشاہدات اس بارہ میں بطور حجت نقل کئے گئے ہیں اور بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ لوگوں نے محض کسی زندہ یا مردہ شخص کے بحالت خواب نصیحت کرنے یا ڈرانے پر توبہ کی یا کسی مدفون چیز کا پتہ دیا۔یا کسی آنے والے حادثہ کی خبر سنادی اور بعد میں وہ واقع بعینہ اسی طرح وقوع میں آیا جس طرح سونیوالے پر بحالت خواب ظاہر کیا گیا تھا۔الغرض ملاقات ارواح کی اصلیت میں تو شک نہیں خواہ اس کی توجیہ کچھ ہی ہو اور یہ امر فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے اور اس کا ایک احسان ہے جس سے وہ حسب مصلحت اپنے بعض ایسے بندوں کی اصلاح کر دیتا ہے جن کی اصلاح کے لئے اور کوئی تدبیر مفید نہیں ہو سکتی تھی۔

اضغاث احلام

سوتے وقت جو خیالات مختلفہ بحالت بیداری خزانہ حافظہ میں جمع ہوتے رہیں بسا اوقات انہیں کے مطابق متفرقہ اشیاء سونیوالے کو دکھائی دیتی ہیں انہیں اضغاث احلام (خوابہائے پریشان) بولتے ہیں۔روح جس قدر تصفیہ قبول کر لیتی ہے اسی قدر اس کو ایسے پراگندہ خواب کم دکھائے جاتے ہیں۔اور عموما یہ امر درحقیقت کسی شخص کی حالت تصفیہ کے موازنہ کا ایک عمدہ معیار ہے۔عموما عوام الناس اپنے اپنے تعلقات بیداری کے لحاظ سے اکثر امور کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ان کا کوئی اعتبار نہیں۔اور نہ انہیں حقیقتا رویاء کہا جا سکتا ہے۔کیونکہ رویائے صادقہ یا کاذبہ کے اسباب میں ایسی کوئی صورت داخل نہیں۔مگر عام طور پر مشکل ہے کہ رویائے صادقہ اور اس قسم

کے خوابہائے پراگندہ میں لوگ امتیاز کرسکیں۔اس مسئلہ کے متعلق زیادہ تشریح کے لئے علم تعبیر الرویاء کی کتابوں کا دیکھنا ضروری ہے۔اس موقعہ پر ہمارے موضوع سے یہ مسئلہ متعلق نہیں یہاں صرف حقیقت رویاء کی ضرورت اوراس کے اقسام پر بحث کرنا مقصود ہے۔جولوگ عجائبات روح اور آثار ولوازم روح سے واقفیت رکھتے ہیں انہیں رویاء کی حالت میں عجائبات کے مشاہدہ کرنے سے کچھ انکار نہیں ہوگا۔

رویاء کے متعلق چند واقعات

علامہ ابن قیم نے کتاب الروح میں بہت سے واقعات صحیحہ رویاء کے متعلق نقل کئے ہیں۔ہم چند ایک کو ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ہر چند کہ انسان کا اپنا ذاتی تجربہ کافی ہے کہ وہ رویاء کی حقیقت کا قائل ہو مگر بطور توضیح ضروری ہے کہ دوسروں کے واقعات سے اپنے تجربات کی تصدیق کرلے۔

(ا)ابومحمد عبداللہ بغالشی ایک صالح آدمی تھے جو مردوں کی روحوں سے ملاقات کرنے اوران سے بعض حالات کے استفسار کرنے میں بہت مشہور تھے۔چنانچہ ایک بڑھیا عورت مرگئی۔اورایک دوسری عورت کے سات دینار اس کے ذمہ تھے۔وہ عورت ابومحمد کے پاس آئی اورحال بیان کیا۔انہوں نے مرنے والی عورت اوراس کے باپ کا نام دریافت کیااور کہا کل آنا۔جب وہ دوسرے دن ان کے پاس آئی توانہوں نے کہا۔کہ مرنے والی نے کہاہے کہ میرے گھر کی چھت کی سات کڑیاں فلاں جانب سے شمار کرو۔ساتویں کڑی میں ایک پارچہ کے اندر دینار بندھے رکھے ہیں۔چنانچہ تلاش کرنے پر سات دینار برآمد ہوئے۔اورابوبکر احمد بن مروان مالکی اپنی کتاب المجالسۃ میں لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے جس کے بیان پر مجھے پورا اطمینان تھا۔بیان کیا کہ ایک عورت نے مجھے اپنے گھر کی دیواریں کھودنے پر اجیر (مزدور) مقرر کیا۔جب میں نے کام شروع کیا تو ایک صالح جو مجھے جانتے تھے گذرے اوردریافت کیا کہ کیا کررہے ہو۔اس عورت نے کہا کہ میرا باپ مالدار آدمی تھا۔اوراس کا مال ہمیں نہیں ملا۔اورنہ وہ پتہ دے سکا ہے۔اب ہم گھر کے کونوں میں تلاش کررہے ہیں انہوں نے کہا کہ اس قدر تکلیف کی کیا ضرورت ہے فلاں صاحب کے پاس جاؤ وہ تمہیں جھٹ پتہ بتادینگے۔چنانچہ وہ عورت گئی اوراس نے ماجرا بیان کیا۔انہوں نے اس کا اوراس کے باپ کا نام دریافت کیا۔دوسرے دن جب وہ عورت گئی توانہوں نے بتلایا کہ تیرے باپ نے کہاہے کہ جہاں میری کمان پڑی ہے اس کے نیچے سے جگہ کھدواؤ۔چنانچہ ایسا کرنے پر مال برآمد ہوگیا۔لوگ تعجب کرتے تھے اوروہ بڑھیا کہتی تھی کہ میرے باپ نے سارے مال کا پتہ نہیں دیا۔کیونکہ وہ بڑا مالدار تھا۔دوبارہ ان سے دریافت کرنے کے لیے کہا چنانچہ دوسرے دن انہوں نے پتہ دیا کہ حوض کی فلاں جانب مال مدفون ہے جاکر نکال لو۔جب وہ جگہ کھودی گئی تو مال کثیر برآمد ہوا۔

(ب)ابوجعفر کہتے ہیں کہ میں نے بشر حافی اورمعروف کرخی رحمہما اللہ کوخواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ ہردو کہاں سے آرہے ہیں۔فرمایا کہ جنت فردوس میں موسیٰ کلیم اللہ کی ملاقات کے لئے گئے ہوئے تھے۔پھر

انہیں سے مروی ہے کہ مرنے کے بعد انہوں نے بشر حانی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ اے ابونصر آپ سے اللہ تعالی کی طرف سے کیا سلوک ہوا ہے۔فرمایا کہ اس نے مجھے اپنے لطیف رحمت سے عزت بخشی ہے اور فرمایا ہے کہ اسے بشر اگر تو دنیا میں آگ کے چنگاڑوں پر بھی سجدہ کرتا تو پھر بھی تو ہماری اس عزت کا شکریہ ادا نہ کرسکتا جو ہم نے تیری طرف سے لوگوں کے دلوں میں ڈالدی ہے۔اور اس نے مجھ سے وعدہ کرلیا ہے کہ جو لوگ تیرے جنازہ پر حاضر ہوئے ہیں۔میں ان سب کو مغفرت دونگا۔ پھر میں نے پوچھا کہ اسے ابونصر ثمار کا کیا حال ہے جواب دیا۔کہ وہ صبر کیوجہ سے دوسرے لوگوں سے برتر رتبہ پر ہیں۔

(ج) شبلی علیہ الرحمہ کو ایک صالح مرد نے خواب میں دیکھا کہ وہ بغداد کی مجلس رصافہ میں حسب معمول نہایت فاخرہ لباس پہنے بیٹھے ہیں۔میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا اور دریافت کیا کہ آپ اصحاب میں سے زیادہ مقرب کون سے لوگ ہیں۔فرمایا کہ وہ لوگ جوذکر پر زیادہ متوجہ اور حقوق اللہ کو زیادہ ملحوظ رکھتے اور اس کی رضامندی حاصل کرتے ہیں۔

ابوعبدالرحمان الساحلی کہتے ہیں کہ میں نے میسرہ بن سلیم کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا میں نے پوچھا کہ آپ مدت سے غائب ہیں فرمایا کہ بہت بڑالمباسفر ہے۔میں نے پوچھا کہ کیا حالت گذری فرمایا کہ ہمیں آسانی دیگئی کیونکہ ہم لوگوں کو مسائل شرعیہ میں آسانیاں بتلایا کرتے تھے جن سے انہیں دین کی پابندی ناگوار نہیں ہوتی تھی۔میں نے پوچھا کہ کچھ مجھے بھی ارشاد فرمایئے فرمایا کہ سلف صالحین کی پیروی کرو۔اور نیک لوگوں کی مصاحبت نہ چھوڑو۔کیونکہ یہ ہر دو باتیں دوزخ سے بچاتی ہیں اور اللہ تعالی سے مقرب بنادیتی ہیں۔

اس قسم کی سینکڑوں نظیریں کتب میں مذکور ہیں اور اگر کوئی شخص انکا انکار کرنے لگے تو اس کے انکار کی کوئی وقعت نہیں ہوسکتی کیونکہ ہمارے پاس اس قسم کے صحیح رویاء بھی ہیں جن کی نسبت کذب یعنی خیال باطل کے ہونے کا گمان تک بھی نہیں ہوسکتا۔مثلاً کوئی شخص اپنے کسی قریبی یا کسی دوست کو خواب میں دیکھتا ہے اور وہ اسے ایک ایسے امر کا پتہ دیتا ہے جس کا علم بجز اس مرنے والے کے کسی کو نہیں تھا۔چنانچہ کسی گم شدہ چیز کا پتہ دیدینا یا کسی کے مرجانے یا کسی حادثہ یا قحط کے واقعہ ہونے کی خبر سنانا یا اس کو کسی آنے والے امر کی بابت تدبیر بتانا جس سے وہ خواب دیکھنے والا اس امر کی شر سے محفوظ رہے۔یہ سب اس قسم کے امور ہیں۔جن کی نسبت کوئی گمان نہیں ہوسکتا کہ محض خیال کا نتیجہ ہوں۔اور تجربہ میں آچکا ہے کہ خواب دیکھنے والے کے بیان کے مطابق وہ امر وقوع پذیر ہوتے ہیں۔کہ خواب دیکھنے سے پہلے بیداری کی حالت میں ان کا گمان تک بھی نہ تھا۔

تعجب ہے کہ بعض وہ لوگ جو روح اور اس کے عجائبات کی حقیقت سے بالکل ناآشنا ہیں کیونکر بے سوچے سمجھے ایک ایسے امر کی اصلیت سے انکار کردیا کرتے ہیں جس کی تصدیق میں کتاب اللہ نہایت زور کے ساتھ ناطق ہے۔کیا یوسف علیہ السلام کا رویاء اور عزیز مصر کا رویاء اور یوسف علیہ السلام کے دوساتھیوں کا رویاء جوان کے

محبوب کا حسن ہی عاشقوں کا مدرس بن گیا ہے۔ان کی کتاب اور درس اور سبق اس کا چہرہ ہوتا ہے

ساتھ محبوس تھے اور خود جناب رسالتمآب کا رویاء وخول مکہ کے متعلق اور ابراہیم کا رویاء ذبح فرزند کے متعلق ایسے واقعات ہیں جن کو کوئی عقل وہوش کا آدمی سرسری طور پر ٹال دے۔ اگر مصلحت مانع نہ ہوتی تو خاکسار مؤلف اپنے چند ایک رویاء جن کی نسبت مجھے یقین ہے کہ وہ منجملہ انہیں مبشرات کے تھے۔ جن کا ذکر حدیث میں آچکا ہے اور جن کا بیداری کی حالت میں کبھی خیال تک بھی نہیں گذرا تھا اور جو صحیح طور پر پورے اترے۔

عالم کی فضیلت

فضل العالمِ علی العابد کفضل القمرِ علی سائرِ الکواکب

(سنن ابو داود و ترمذی)

ایک عالم کو ایک عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے

دینی مدارس کے درجہ عالمیہ سے فراغت پانے والے طلبہ کی توجہ کے لئے

آپ نے درجہ عالمیہ کے امتحان کیلئے ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہوگا، اگر وہ کسی فقہی معاملہ پر ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ وہ شائع ہو اور لوگ اس سے استفادہ کریں، تو آپ اپنے مقالہ کی کاپی ہمیں ارسال فرمائیں...... اگر مقالہ تحقیقی اعتبار سے معیاری ہوا تو ہم اسے شائع کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں...... اور اگر آپ ہمیں اس کی سی ڈی بھجوادیں تو آپ نے کمپوزنگ وغیرہ پر جو رقم صرف کی ہو وہ بھی ہم ادا کردیں گے...... (مجلس ادارت مجلّہ فقہ اسلامی)

تجلیات

مہرِ انور

پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجددؒ کے مرید علماء کا تعارف وتذکرہ

تالیف: مفتی سید شاہ حسین گردیزی

ملنے کا پتا: ...... مکتبہ مہریہ گولڑا شریف ...... دار العلوم مہریہ گلشن اقبال کراچی

قرب نے بالا نہ پستی رفتن است قرب حق از حبس ہستی رستن است